Al-Milal Journal of Religion and Thought, Vol. 4, No. 1

ولادت اور رفع مسیح علیہ السلام کے متعلق
اناجیل کے بیانات اور قرآن مجید کی آیات کا تقابلی جائزہ

A Comparative Analysis of the Narratives of Bible and Quran Regarding the Birth and Ascension of Jesus (AS)

پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چشتی

سابقہ، ڈین کلیہ عربی و علوم اسلامیہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

ڈاکٹر احسان اللہ چشتی

لیکچرر، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

Abstract:

This article aims to study the texts of the holy Qur'an and Bible regarding the Prophet 'Isa's (ʿalaīhi al-salāam) birth (wilāadat) and ascension (rafa')to the heaven. A close reading of the of Gospels reveals that there is not only contradiction in their accounts concerning the birth and ascention of Jesus to heaven rather these narratives take on a mythical form, moreover these accounts also appear to be contrary to the ground and historical facts. While the Qur'an also presents an account of the birth and ascention of 'Isa (ʿalaīhi al-salāam) that is relatable at times and contrary to the biblical perspective of the birth and death 'Isa (ʿalaīhi al-salāam). It is the intention of the authors to present a comparative analysis of the statements of the Holy Qur'an and the Bible regarding the narratives of birth and ascention of 'Isa (ʿalaīhi al-salāam. The research is based on the comparative and analytical methodology.

Keywords: Qur'an, Bible, 'Isa ʿalaīh al-salāam, Birth, rafa', wilāadat,

مقدمہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔ آپ علیہ السّلام کی رسالت اور نبوت سے کسی کو انکار نہیں۔ہاں یہود نے آپ کی مخالفت کی اور اپنی فطرت کے مطابق شروع سے آخر تک آپ کو ستایا۔ آپ علیہ السّلام کو اللہ جل شانہٗ نے بہت سارے معجزات عطا کئے۔ یہود نے ان معجزات کا مشاہدہ کیا لیکن اس کے باوجود انکار کرتے رہے۔

آپ علیہ السّلام کی ولادت عام انسانوں کی ولادت جیسی نہ تھی، جو دراصل قدرت اور مشیت خداوندی کا نتیجہ تھی، جس سے آپ کے کمال کا بآسانی اندازہ لگایا جاسکتا تھا، لیکن ان لوگوں نے اس سے الٹا نتیجہ اخذ کیا اور نامناسب قسم کی باتیں کہنا شروع کیں۔ آپ علیہ السّلام اور آپ کی والدہ محترمہ سے غلط اور ناروا باتیں منسوب کیں۔(العیاذ باللہ)

جس طرح آپ علیہ السّلام کی ولادت عام قاعدہ سے ہٹ کر ہوئی اسی طرح آپ کی وفات بھی دوسرے انسانوں کی وفات سے مختلف رہی۔ آپ علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے آسمان کی طرف اُٹھایا جبکہ یہود آپ کو صلیب پر لٹکانا چاہتے تھے۔ آپ علیہ السّلام سے ان کی مخالفت کی بڑی وجہ یہ تھی کہ آپ انہیں اپنی پیروی اور اطاعت کا حکم دیتے تھے اور وہ اپنے تئیں اہل شریعت سمجھ کر اس کی ضرورت محسوس نہ کرتے تھے۔ علاوہ ازیں! ان کا عقیدہ یہ تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔

یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے خلاف اتنا پروپیگنڈا کیا کہ اس کا اثر ان حضرات پر بھی ہوا جو آپ کے ماننے اور چاہنے والے کہلاتے ہیں۔ اس اثر کا اظہار انہوں نے زبانی بھی کیا اور تحریری بھی۔ ان کی کتب میں جتنا مواد حضرت عیسیٰؑ کے خلاف موجود ہے اس کی بنیاد یہود کے غلط اور مخالفانہ پروپیگنڈہ پر ہے۔

قرآن مجید نے اس بارے میں صراحت کردی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام دیگر انبیاء علیہم السّلام کی طرح ایک نبی ہیں۔ اللہ جل شانہٗ کے ہاں ان کا بہت اعلیٰ مقام ہے۔ آپ کو پروردگار عالم کی طرف سے کتاب (انجیل) بھی عطا ہوئی۔ قرآن مجید نے یہود اور نصاریٰ کے عقائد کی سختی سے تردید کی اور بتایا کہ یہ دونوں افراط و تفریط کا شکار ہیں۔ ایک طرف یہود ہیں جو سرے سے آپ علیہ السّلام کو نبی نہیں مانتے، اور دوسری طرف نصاریٰ ہیں جو آپ علیہ السّلام کو خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں۔ ان عقائد کی بنا پر دونوں جماعتوں میں آپ علیہ السّلام کے اوصاف و کمالات سے متعلق شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ قرآن مجید نے آپ کے اوصاف کو کھول کھول کر بیان کیا۔ ولادت اور وفات کے بارے میں بھی یہ مخمصہ کا شکار تھے۔ قرآن مجید نے اس کی وضاحت کی۔ ذیل میں ہم اناجیل اربعہ اور قرآن کا نقطۂ نظر اس ضمن میں پیش کریں گے اور تقابلی جائزہ لیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی پیدائش

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی پیدائش اور ان کی زندگی کے حالات بائبل کے "عہد جدید" کی اناجیل اربعہ میں موجود ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی نبوت کا زمانہ بمشکل دو تین برس تھا۔ انہوں نے اپنا پیغام اپنی قوم تک محدود رکھا۔ لیکن ان کی قوم کے سرداروں، فقیہوں، علماء اور دیگر تعلیم یافتہ لوگوں نے انہیں قبول کرنے کی بجائے ان کی سخت مخالفت کی۔ اسی لیے ان کے پیروکار صِرف امّی الارض (ان پڑھ طبقہ) تک محدود رہے۔ جنہیں یسوع مسیح کے شاگرد کہا جاتا ہے۔

اناجیل اربعہ حضرت مسیح علیہ السّلام کے رخصت ہونے اور آپ کے شاگردوں کے وفات پاجانے کے بعد لکھی گئی تھی۔ اس زمانہ میں ان کی حقیقی تعلیم کو مسخ کیا جاچکا تھا۔ چنانچہ اس باب میں بھی اناجیل اربعہ دوسرے بیانات کی طرح مجموعہ اضداد ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں ہے:

" یسوع کی زندگی اور ان کے کاموں کو کسی ایسے مآخذ سے منسوب نہیں کیا جا سکتا جس کا تعلق خود مسیح علیہ السلام کی ذات یا اس کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی کسی تحریر سے ہو۔ کیونکہ ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک لفظ تک موجود نہیں ہے۔ علاوہ اس کے اپنے زمانے کا لکھا ہوا کوئی ایک بھی مآخذ نہیں جس سے اس کی زندگی اور موت کے حالات قلمبند کیے گئے ہوں۔ یسوع کی تاریخی زندگی کے متعلق جو کچھ اخذ ہوا، اس کا مآخذ بلا استثنا ان کے بعد وضع کردہ نظریات اور خاص طور پر وہ قدیم مواد ہے جسے پہلے تین اناجیل میں اکٹھا کیا گیا ہے، جو مسیح کے بارے میں قائم کی جانے والی کلیسا (مسیحی جماعت) عقائد کی ترجمانی کرتا ہے۔ عہد جدید کی شہادتیں اس قدر متضاد ہیں کہ اکثر سے یسوع مسیح کے بارے میں کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا۔"[1]

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی ولادت

جس طرح اناجیل میں مذکور نسب نامے صحیح نہیں اسی طرح ان میں لکھے گئے حضرت مسیح علیہ السّلام کی ولادت کے حالات بھی تضادات کا شکار ہیں۔ اس لیے ان سے پیدائش کے صحیح صحیح حالات معلوم کر لینا اتنا ہی مشکل کام ہے جتنا ان کی زندگی اور کارناموں کے حالات کا جاننا ہے۔ اناجیل کے بیانات سے انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے:

" یسوع کی پیدائش کی تاریخ اور جائے پیدائش غیر یقینی ہے۔ مرقس اور یوحنا (اپنی اناجیل میں) ان کے بارے میں کچھ نہیں لکھتے۔ ہماری معلومات کے ذرائع صرف یسوع کی پیدائش اور بچپن کے وہ بہت زیادہ متضاد بیانات ہیں جن میں ایک طرف تو متی ابواب ۱، ۲ کی وہ افسانوی کہانی ہے جس میں یسوع مسیح کی پیدائش اور بچپن کو ہیرو ڈاؤل کے عہد اور اس کی حکومت بدلنے (۴ق م) سے منسوب کیا گیا ہے، اور دوسری طرف لوقا باب ۲ کی رو سے یسوع کی پیدائش شہنشاہ اوگسٹس کے عہد میں یہودیا میں ہونے والی مردم شماری (۶ء) سے منسوب کی گئی ہے۔"[2]

یہاں یہ بات محل نظر ہے، کہ ہیروڈ بادشاہ جس کے عہد میں اناجیل میں یسوع کی پیدائش بیان کی گئی ہے یسوع کے پیدا ہونے سے چار یا دس برس قبل مر چکا تھا۔

حضرت مریم علیہا السّلام کا حاملہ ہونا

(ا) انجیل متی کا بیان

"اب یسوع کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ اس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو گئی، اور ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی۔ پس اس کے شوہر یوسف نے جو راست باز تھا، اور اسے بدنام نہیں کرنا چاہتا تھا، اسے چپکے سے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔ وہ ان باتوں کا سوچ ہی رہا تھا کہ خداوند کے فرشتہ نے اسے خواب میں دکھائی دے کر کہا: اے یوسف بن داؤد! اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر، کیونکہ جو کچھ اس کے پیٹ میں ہے وہ روح القدس کی قدرت سے ہے۔ اس کا بیٹا ہو گا اور تو اس کا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو ان کے

1 انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا ۱۰: ۱۴۵، ۱۴۶
Encyclopedia Britannica, Vol.10. p. 145-147

2 ایضاً، ۱۰: ۱۲۸
Ibid

گناہوں سے نجات دے گا۔ یہ سب کچھ اس لیے ہوا کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا وہ پورا ہو، کہ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہو گی، بیٹا جنے گی، اور اس کا نام عمانوایل رکھیں گے، جس کا ترجمہ ہے خدا ہمارے ساتھ، پس یوسف نے نیند سے جاگ کر ویسا ہی کیا جیسا کہ خداوند کے فرشتہ نے اسے حکم دیا تھا، اپنی بیوی کو اپنے ہاں لے آیا، اور ان کو نہ جانا جب تک اس کے بیٹا نہ ہوا، اور اس کا نام یسوع رکھا۔[3]

(۲) انجیل لوقا کا بیان

"جبرائیل فرشتہ چھٹے مہینے میں خدا کی طرف سے گلیل کے شہر جس کا نام ناصرہ تھا ایک کنواری کے پاس بھیجا گیا، جس کی منگنی داؤد کے گھرانے کے ایک مرد یوسف سے ہوئی تھی، اور اس کنواری کا نام مریم تھا، فرشتہ نے اس کے پاس اندر آکر کہا: سلام تجھ کو جس پر فضل ہوا ہے۔ خداوند تیرے ساتھ ہے۔ وہ اس کلام سے بہت گھبرا گئی، اور سوچنے لگی کہ یہ کیسا سلام ہے۔ فرشتہ نے اس سے کہا: اے مریم: خوف نہ کر کیونکہ خدا کی طرف سے تجھ پر فضل ہوا ہے، اور دیکھ تو حاملہ ہو گی، اور تیرا بیٹا ہو گا، اس کا نام یسوع رکھنا۔ وہ بزرگ ہو گا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا، اور خداوند اس کے باپ داؤد کا تخت اسے دے گا اور وہ یعقوب کے گھرانے پر ابد تک بادشاہی کرے گا، اس کی بادشاہی کا آخر نہ ہو گا۔ مریم نے فرشتہ سے کہا، یہ کیوں کر ہو گا، جب کہ میں مرد کو نہیں جانتی؟"[4]

یہاں چند باتیں قابل غور ہیں:

i. انجیل متی میں فرشتہ نے یوسف کو مسیح کا نام رکھنے کی ہدایت کی جب کہ انجیل لوقا میں یہ ہدایت مریم کو دی گئی۔

ii. لوقا کی رو سے فرشتہ نے حضرت مریم کو یسوع کی پیدائش کی بشارت دے کر کہا تھا کہ اس کے جدِ امجد حضرت داؤد کا تخت خدا کی طرف سے یسوع کو ملے گا، اور وہ ہمیشہ کے لیے یعقوب کے گھرانے پر بادشاہی کرے گا، لیکن تاریخ شاہد ہے، کہ حضرت مسیح علیہ السّلام کو تختِ داؤد پر بیٹھنے کا موقع نہ ملا۔

iii. متی ولوقا دونوں کی رو سے حضرت مریم کی یوسف کے ساتھ محض منگنی ہوئی تھی، پھر فرشتہ نے مریم کو یوسف کی بیوی سمجھتے ہوئے یسوع کی پیدائش کی بشارت کیسے دی؟

انجیل متی کا بیان

انجیل متی میں ہے:

" جب یسوع ہیرودیس بادشاہ کے زمانہ میں یہودہ کے بیت لحم میں پیدا ہوا، تو یہ دیکھ کر کئی مجوسی یورپ سے یہ کہتے ہوئے آئے کہ، یہودیوں کا بادشاہ پیدا ہوا ہے، وہ کہاں ہے؟ کیونکہ یورپ میں اس کا ستارہ دیکھ کر ہم اسے سجدہ کرنے آئے ہیں۔ یہ سن کر ہیرودیس بادشاہ اور اس کے ساتھ یروشلم کے سب لوگ گھبرا گئے، اور اس نے قوم کے سب سرداروں، کاہنوں اور فقیہوں کو جمع کیا، ان سے پوچھا، کہ مسیح کی پیدائش کہاں ہونی چاہئے؟ انہوں نے کہا، یہودیہ کے بیت لحم میں کیونکہ نبی کی معرفت یُوں لکھا گیا ہے کہ، اے بیت لحم، یہودہ کے حاکموں میں ہرگز سب سے چھوٹا نہیں ہے۔ کیونکہ تجھ میں سے ایک سردار نکلے گا جو میری اُمّت اسرائیل کی گلہ بانی کرے گا۔ یہ سن کر ہیرودیس نے مجوسیوں کو بیت لحم روانہ کیا اور یسوع کا

---

[3] متی کی انجیل (۱) : ۱۸-۲۶

Matthew: 1:18-24

[4] لوقا کی انجیل (۱): ۲۷- ۳۵

Luke: 1:27-35

پتہ لگا کر اسے خبر دینے کے لیے کہا، لیکن مجوسی بادشاہ کو ملے بغیر دوسری راہ سے اپنے ملک روانہ ہو گئے۔ اس کے بعد متی کا بیان ہے۔ جب وہ روانہ ہو گئے تو دیکھو خداوند کے فرشتہ نے یوسف کو خواب میں دکھائی دے کر کہا، اُٹھ بچے اور اس کی ماں کو ساتھ لے کر مصر بھاگ جا اور جب میں تجھ سے کہوں وہیں رہنا کیونکہ ہیروڈیس اس بچہ کو تلاش کرنے کو ہے۔ تا کہ اسے ہلاک کرے۔ پس وہ اُٹھا اور رات کے وقت بچے اور اس کی ماں کو ساتھ لے کر مصر روانہ گیا۔ اور ہیروڈیس کے مرنے تک وہیں رہا، تا کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا وہ پورا ہو کہ مصر میں سے میں نے اپنے بیٹے کو بلایا۔ جب ہیروڈیس نے دیکھا کہ مجوسیوں نے میرے ساتھ ہنسی کی تو نہایت غصہ ہوا، اور آدمی بھیج کر بیت لحم اور اس کی سرحدوں کے اندر کے ان سب لڑکوں کو قتل کرا دیا جو دو دو برس یا اس سے چھوٹے تھے۔ اس وقت کے حساب سے جو اس نے مجوسیوں سے تحقیق کی تھی۔ اس وقت وہ بات پوری ہوئی جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہی گئی تھی کہ رامہ میں آواز سنائی دی۔ رونا اور بڑا ماتم! راخل اپنے بچوں کو رو رہی ہے اور تسلی قبول نہیں کرتی۔ اس لیے کہ وہ نہیں ہیں۔" 5

یہاں چند باتیں غور طلب ہیں:

i. متی نے یسوع کی پیدائش پر اسے "یہودیوں کا بادشاہ" محض اس لیے ظاہر کیا کہ مسیحی حضرت داوٗد کی نسل سے ممسوح بادشاہ کا بطور نجات دہندہ مسیح کے آنے کا عقیدہ اختیار کر چکے تھے۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ یسوع مسیح ایک لمحہ کے لیے بھی یہودیوں کے بادشاہ نہیں بنے تھے۔

ii. یہاں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ یسوع کے مصر میں آنے کی وجہ سے خداوند کے نبی کا یہ کلام پورا ہونا تھا کہ "مصر میں سے میں نے اپنے بیٹے کو بلایا" جب کہ ہوسیع نبی کا اصل کلام اس طرح ہے:" جب اسرائیل ابھی بچہ ہی تھا میں نے اس محبت رکھی اور اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا۔ انہوں نے جس قدر ان کو بلایا اسی قدر وہ دُور ہوتے گئے۔ انہوں نے بعلیم کے لئے قربانیاں گزاریں اور تراشی ہوئی مورتیوں کے لیے بخور جلایا۔" (٦)6

یہ کلام مصر میں لے جانے کی بجائے مصر سے بلانے کا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور ان کے ہمراہ اسرائیل قوم کا مصر سے خروج کے بارے میں۔

iii. یسوع کی پیدائش پر متی نے بیان کیا ہے کہ ہیروڈیس بادشاہ کے ہاتھوں بیت لحم کے ارد گرد کے چھوٹے بچوں کو مروایا جانا اس لئے ہوا کہ یرمیاہ نبی کی پیشن گوئی پوری ہو۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ کلام شاہ اسور کے ہاتھوں اسرائیل کی ریاست کی تباہی اور اس کے افرائیمی بادشاہ اور اسرائیل کی قوم اسیر کر کے انہیں تتر بتر کر دینے پر ان کی واپسی کے بارے میں ہے، جیسے کہ کتاب یرمیاہ میں مذکور ہے:

" اے قومو! خداوند کا کلام سنو، اور دُور دُور کے جزیروں میں منادی کرو، اور کہو! جس نے اسرائیلی کو تتر بتر کیا وہی اسے جمع کرے گا، اور اس کی نگہبانی کرے گا جیسی گڈریا اپنے گلہ کی۔ خداوند یُوں فرماتا ہے کہ: رامہ میں ایک آواز سنائی دی نوحہ اور زار زار رونا، راخل اپنے بچوں کی بابت تسلی پذیر نہیں ہوتی کیونکہ وہ نہیں ہیں۔ خداوند یُوں فرماتا ہے کہ: اپنی زاری کی آواز کو روک اور اپنی آنکھوں کو آنسوؤں سے باز رکھ کیونکہ تیری محنت کے لیے

---

5 متی کی انجیل (۲) : ۱،۱۸

Matthew: 2: 1, 18

6 ہوسیع (۱۱): ۱،۲

Hosea: 11;1,2

اجر ہے۔ خداوند فرماتا ہے: اور وہ دشمن کے ملک سے واپس آئے گی۔ اور خداوند فرماتا ہے: تیری عافیت کی بابت امید ہے کیونکہ تیرے بچّے پھر اپنی حدود میں داخل ہوں گے۔ فی الحقیقت میں نے افرا ہیم کو اپنے آپ یُوں ماتم کرتے سنا۔" 7

اس بیان میں اسرائیلی قوم اور افراہیم کے قبیلے کا نمایاں طور پر ذکر ہے۔ راخل کا رونا بھی افراہیم کے لیے تھا، کیونکہ وہ حضرت یعقوب علیہ السّلام کی بیوی، حضرت یوسف علیہ السّلام کی ماں اور حضرت یوسف کے بیٹے افراہیم کی دادی تھی۔

لوقا کا بیان

" ان دنوں میں ایسا ہوا کہ قیصر اور گوسٹس کی طرف سے یہ حکم جاری ہوا کہ ساری دنیا کے لوگوں کے نام لکھے جائیں۔ یہ پہلی اسم نویسی سوریہ کے حاکم کورینس کے عہد میں ہوئی، اور سب لوگ نام لکھوانے کے لیے اپنے اپنے شہر کو گئے۔ پس یوسف بھی گلیل کے شہر ناصرہ سے داؤد کے شہر بیت لحم کو گیا جو یہودیہ میں ہے۔ اس لیے کہ وہ داؤد کے گھرانے اور اولاد سے تھا۔ تا کہ اپنی منگیتر مریم کے ساتھ جو حاملہ تھی نام لکھوائے۔ جب وہ وہاں تھے تو ایسا ہوا کہ اس وضع حمل کا وقت آپہنچا، اور اس کا پہلوٹا بیٹا پیدا ہوا، اور اس نے اس کو کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھا کیونکہ انکے واسطے سرائے میں جگہ نہ تھی۔" 8

لوقا مزید کہتا ہے:

"جب آٹھ دن پورے ہوئے اور اس کے ختنہ کا وقت آیا تو اس کا نام یسوع رکھا گیا، جو فرشتہ نے اس کے رحم میں پڑنے سے پہلے رکھا تھا۔ پھر جب موسیٰ کی شریعت کے موافق ان کے پاک ہونے کے (چالیس) دن پورے ہو گئے تو وہ اس کو یروشلم میں لائے تا کہ خداوند کے آگے حاضر کریں۔" 9

اس کے بعد لوقا نے بیان کیا ہے کہ: یروشلم میں شمعون نامی راست باز اور خدا ترس آدمی روح القدس سے معمور یسوع کی آمد کا منتظر تھا۔ اس نے بچّے کو ہیکل میں دیکھا اور دُعا دی۔ ہیکل میں چوراسی برس کی ایک بڑھیا تھی، نبیہ تھی، اور عبادت گزار تھی۔ بچّہ کے ہیکل میں لائے جانے پر وہ خدا کا شکر بجا لائی اور ان سب سے جو یروشلم کے چھٹکارے کے منتظر تھے اس کی بابت باتیں کرنے لگی، اور جب یسوع کے والدین" خدا کی شریعت کے مطابق سب کچھ کر چکے تو گلیل میں اپنے شہر ناصرہ کو پھر گئے۔ وہ لڑکا بڑھتا اور قوّت پاتا گیا اور حکمت سے معمور ہوتا چلا گیا اور خدا کا فضل اس پر تھا اس کے ماں باپ ہر برس عید فسح پر یروشلم کو جایا کرتے تھے۔"

یہاں چند نکات محل نظر ہیں:

---

7 یرمیاہ(۳۱): ۱۰، ۱۸ Jeremiah: 31:10,18

8 لوقا کی انجیل (۲): ۱۔۷ Luke: 2:1-7

9 ایضاً : ۲۱، ۲۲ Ibid:21,22

i. حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی پیدائش کو لوقا نے قیصر اوگسٹس کے عہد میں ہونے والی مردم شماری کے دوران بیان کیا ہے، جو سن ٦ء میں ہوئی تھی۔ جب کہ انجیل متی نے پیدائشِ مسیح کا واقعہ ہیروڈیس بادشاہ کی وفات سے پہلے سرزد ہونا بیان کیا ہے۔ (باب ٢) حالانکہ ہیروڈیس بادشاہ ٤ قبل مسیح میں مرا تھا۔

ii. حضرت عیسی کے والدین گلیل کے شہر ناصرہ کے تھے، اور ان کی پیدائش یہودیا کے شہر بیت لحم میں ہوئی۔ آٹھ دن کے بعد ختنہ ہوا۔ چالیس دن بعد قربانی کرنے کے لیے یروشلم لائے گئے، اور یہاں سب لوگوں نے جو ان کی پیدائش کے منتظر تھے ان کی زیارت کی۔ اس کے بعد وہ گلیل کے شہر ناصرہ واپس لے جائے گئے۔ وہاں سے وہ ہر سال یروشلم لے جائے جاتے تھے۔ اس کے برعکس انجیل متی کا بیان ہے کہ: ہیروڈیس بادشاہ کے ہاتھوں قتل کرائے جانے کے ڈر سے یسوع کے والدین راتوں رات اسے مصر لے گئے تھے۔10

قرآن کا بیان

اللہ جل شانہ کا ارشاد مبارک ہے:

’’وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا (16) فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا (17) قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا (18) قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا (19) قَالَتْ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا (20) قَالَ كَذَلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا (21) فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا (22) فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا (23)‘‘11

(یعنی کتاب (قرآن) میں مریم کا بھی ذکر کیجئے۔ جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر مشرق کی طرف چلی گئی تو اس نے ان سے پردہ کر لیا۔ اس وقت ہم نے اس کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا وہ اس کے سامنے آدمی کی شکل میں آیا۔ مریم نے کہا: اگر تم پرہیز گار ہو تو میں تم سے خدا کی پناہ میں آنا چاہتی ہوں۔ اس نے کہا: میں تو تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا ہوں، اور اس لیے آیا ہوں کہ تمہیں پاکیزہ لڑکا دوں۔ مریم نے کہا، میرا لڑکا کیونکر ہوگا؟ مجھے کسی انسان نے ہاتھ تک نہیں لگایا، اور میں بدکار بھی نہیں ہوں۔ فرشتہ نے کہا: تیرے پروردگار کا ارشاد ہے، کہ یہ میرے لیے آسان ہے، اور میں اس لیے پیدا کروں گا تا کہ اسے لوگوں کے لیے اپنی طرف سے نشانی اور ذریعہ رحمت و مہربانی بناؤں، اور اس کام کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ تو وہ اس بچہ کے ساتھ حاملہ ہو گئی، اور اسے لے کر دور جگہ چلی گئی۔ پھر دردِ زہ اس (مریم) کو کھجور کے تنے کی طرف لے آیا۔ کہنے لگیں: کاش میں اس سے پہلے مر چکی اور بھولی بسری ہو گئی ہوتی۔

قرآن کریم مزید کہتا ہے:

10 متی باب ، ١٢

Matthew: 12

11 سورة مریم : ١٦- ٢٣

Surah Maryam: 14-23

’’فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا (24) وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا (25) فَكُلِي وَاشْرَبِي
وَقَرِّي عَيْنًا فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا (26) فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ قَالُوا يَا مَرْيَمُ
لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا (27) يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا (28) فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي
الْمَهْدِ صَبِيًّا (29) قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا (30) وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ
حَيًّا (31) وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا (32)‘‘[12]

پھر جبرائیل (علیہ السلام) نے ان کے (اس) پائیں (مکان) سے پکارا کہ تم مغموم مت ہو (ف ا) تمہارے رب نے تمہارے پائیں میں سے ایک نہر پیدا کر دی ہے۔ اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ تازی کھجوریں جھڑ پڑیں گی، تو کھاؤ پیؤ اور آنکھیں ٹھنڈی کرو۔ اگر تم کسی آدمی کو دیکھو تو (اشارہ سے) کہنا کہ میں نے خدا کے لیے روزے کی منت مانی ہے، آج میں کسی سے بات نہیں کروں گی۔ پھر وہ اس بچے کو اُٹھا کر اپنی قوم کے لوگوں کے پاس آئیں، وہ کہنے لگے کہ مریم! یہ تو نے بُرا کام کیا۔ اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ بد کردار تھا، اور نہ تیری ماں بد چلن تھی۔ تو مریم نے اس بچے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ کہنے لگے۔ ہم اس بچے سے جو ابھی گہوارے میں ہے کیسے بات کریں؟ بچے نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب (کی تعلیم) دی ہے، مجھے نبی بنایا ہے، اور میں جہاں ہوں جس حال میں ہوں مجھے برکت عطا کی ہے، اور جب زندہ ہوں مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے، اور مجھے اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا بنایا ہے۔ مجھے سرکش اور بدبخت نہیں بنایا۔

اناجیل اور قرآن مجید

i. اناجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو ایک طرف یوسف نجار کا بیٹا اور دوسری طرف بن باپ کا بیٹا ظاہر کیا گیا ہے۔ ایک طرف یوسف نجار کو مریم کا منگیتر لکھا گیا ہے اور دوسری طرف شادی کئے بغیر یوسف کو شوہر بتایا گیا ہے۔ اناجیل کے مطالعہ اور تجزیہ سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو یوسف نجار کا بیٹا اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ اس رشتہ سے ابن داؤد بن جائیں۔

عہد جدید میں بار بار مسیح کو خدا کا بیٹا ظاہر کیا گیا ہے اور انہیں خدا کا اکلوتا (بیٹا) کہا گیا ہے۔ اس کے برعکس قرآن مجید حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو آلِ عمران یعنی اولاد ہارون سے ظاہر کرتا ہے جو بجائے خود ایک حقیقت ہے۔ اس طرح نہ فرضی باپ کی ضرورت پیش آتی نہ فرضی نسب نامے کی حاجت رہتی ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے خود فرمایا: میں خدا کا بندہ ہوں اور نبی ہوں۔ اس طرح اعلان کیا کہ: اللہ کو لائق نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔

ii. آج مسیحی کچھ بھی کہیں لیکن کل تک حضرت مریم پر یسوع کو ایک ناجائز بچہ ہونے کا الزام لگایا جاتا رہا ہے۔ یہود کی کتاب ’’تالمود‘‘ میں ہے کہ: ’’مسیح ’’پینتھر‘‘ نامی رومی سپاہی کا ناجائز بچہ تھا۔ اس نے جادو کے کام کئے یا دانشوروں کا مذاق اُڑایا۔ لوگوں میں بے چینی پھیلائی۔ اس نے اپنے گرد پانچ شاگرد جمع کئے اور عید خیام کے موقع پر اسے پھانسی دی گئی۔‘‘ 13

12 سورۃ مریم (۱۹): ۲۴-۳۲

Surah Maryam: 24-32

13 انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا، ۱۰: ۱۴۵

Encyclopedia Britannica: 10;145

قرآن مجید نے فرشتہ کی بشارت کے ذریعہ حضرت مریم کے حاملہ ہونے کا ذکر کیا ہے اور ان کے بطن سے بن باپ حضرت مسیح کے پیدا ہونے کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظہر اور نشانی قرار دیا ہے۔ قرآن مجید نہ صِرف حضرت مریم کی پاکبازی کی شہادت دیتا ہے بلکہ ان کے لختِ جگر کو بطور ایک جلیل القدر نبی کے پیش کرتا ہے، جو مسیحیت پر ایک بہت بڑا احسان ہے۔

iii. اناجیل میں مریم صدیقہ جیسی پاکباز والدہ کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام جیسے برگزیدہ نبی کا روّیہ گھٹیا ظاہر کیا گیا ہے۔

انجیل یوحنا میں شادی کی ایک دعوت کا ذکر ہے جس میں ماں بیٹا دونوں مدعو تھے۔ بائبل کہتی ہے: "جب مے ختم ہو گئی تو یسوع کی ماں نے کہا: ان کے پاس اب مے نہیں رہی۔ یسوع نے اس سے کہا: اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام" 14

انجیل متی میں ہے: "کسی نے اس سے کہا، دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں اور تجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ اس نے خبر دینے والوں کو جواب میں کہا، کون ہے میرا بھائی؟۔"

اس کے برعکس قرآن مجید نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی زبانی ان کا اپنی والدہ کے ساتھ یہ طرزِ عمل پیش کیا ہے:

"اللہ نے مجھے اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا بنایا ہے اور بدبخت نہیں بنایا۔"

رفع مسیح علیہ السّلام

اناجیل کے بیان اور عیسائی دنیا کے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السّلام مصلوب کئے گئے۔ لیکن قرآن نے ان کے اس عقیدہ کی تردید کی ہے اور بتایا ہے، کہ عیسیٰ علیہ السّلام نہ قتل ہوئے نہ مصلوب ہوئے، بلکہ اللہ جل شانہٗ نے انہیں مخالفین کی سازش سے بچا کر اپنی قدرت سے آسمان پر اُٹھایا۔

غیر جانبدار مسیحی دانشوروں کے نزدیک بھی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے قتل کا معاملہ مشتبہ ہے۔ کولیرز انسائیکلوپیڈیا میں ہے: "مسیحیوں کے عرفانی فرقہ کے بہت سے لوگ اس بات سے انکاری تھے کہ یسوع صلیب پر مرا۔ دوسروں کے خیال میں اس وقت ایک سے زیادہ مسیح موجود تھے۔۔۔ تاریخی تنقید نگاری کے مطابق جن دستاویزات کا مطالعہ کیا جا رہا تھا ان کی رو سے نیا عہد نامہ پرکھنے سے اناجیل میں یسوع کی زندگی کے لکھے ہوئے واقعات پر انحصار کرنے میں شک و شبہ ہو جاتا ہے۔ سابق کیتھولک فرانسیسی ارنسٹ رینان کے قول کے مطابق اس کے دوبارہ زندہ ہونے کا قصّہ ایک عورت کا فریب (نظر کا دھوکہ) ہے۔ جو اس کے مصلوب جسم کی دیکھ بھال کرنا چاہتی تھی۔" 15

انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا کا بیان ہے

" یسوع کو موت کی سزا دلوانے کے لیے (رومی) حاکم کے سامنے پیش کیا جانا ضروری نہ تھا۔ کیونکہ کفر بکنے پر سردار کاہن (صدر عدالت کی مذہبی عدالت) کو سنگسار کرنے کی سزا دینے کا خود اختیار تھا۔ اس کے علاوہ اس قسم کے (مذہبی) مقدمات مقدس تہواروں کے دنوں میں پیش نہیں کئے جاتے تھے۔ اناجیل کے بیانات کے خلاف سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ انہیں یہودی طریق سے ہٹ کر تمام تر اس مسیحی طریقہ پر لکھا گیا جس سے

---

14 انجیل یوحنا (۲): ۱-۴
John: 2: 1-4

15 کولیرز، ۱۳: ۵۵۷-۵۵۹
Colliers Encycloppedia : 13: 557-559

یسوع کو مسیح اور خدا کا بیٹا ظاہر کرنا مقصود تھا۔ سردار کاہن کے اس سوال کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ کیا خدا کا بیٹا مسیح ہے ؟16 کیونکہ یہودیوں میں آنے والے مسیح کا خدا کا بیٹا ہونے کا کوئی نظریہ نہیں ملتا۔" 17

حضرت مسیح علیہ السّلام کی گرفتاری

اناجیل اربعہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو مصلوب کرایا جانا سرداران یہود اور یسوع کے ایک شاگرد یہوداہ سکریوتی کے مابین سازش کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ سازش اور یسوع کی مصلوبیت یہودیوں کے مقدس مذہبی تہوار عید فسح کے دنوں میں ہوئی۔

ا۔ مرقس کا بیان:

"پھر یہوداہ اسکریوتی جو ان بارہ میں سے تھا، سردار کاہنوں کے پاس چلا گیا، تاکہ اسے ان کے حوالہ کر دے۔ وہ یہ سن کر خوش ہوئے اور اک کو روپیہ دینے کا اقرار کیا، اور وہ موقع ڈھونڈنے لگا کہ کسی طرح قابو پا کر اسے پکڑوا دے۔" 18

" جب شام ہوئی تو وہ ان بارہ کے ساتھ آیا اور جب وہ بیٹھے (عید فطر کے پہلے دن کی شام کے وقت مذہبی رسم کا کھانا فسح) کھا رہے تھے۔ تو یسوع نے کہا: میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم میں ایک جو میرے ساتھ کھاتا ہے مجھے پکڑائے گا۔ وہ دلگیر ہوئے اور ایک ایک کر کے اس سے کہنے لگے کیا میں ہوں؟ اس نے ان سے کہا وہ بارہ میں سے ایک ہے جو ساتھ طباق میں ہاتھ ڈالتا ہے۔" 19

" پھر گیت گا کر باہر زیتون کے پہاڑ پر گئے اور یسوع نے کہا تم سب ٹھوکر کھاؤ گے کیونکہ لکھا ہے کہ میں چرواہے کو ماروں گا اور بھیڑیں پراگندہ ہو جائیں گی۔ مگر میں اپنے جی اُٹھنے کے بعد تم سے پہلے گلیل جاؤں گا۔ پطرس نے اس کہا، گو سب ٹھوکر کھائیں لیکن میں نہ کھاؤں گا۔ یسوع نے اس سے کہا میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ تو آج اسی رات مرغ کے دوبارہ بانگ دینے سے پہلے تین بار میرا انکار کرے گا۔ لیکن اس نے بہت زور دے کر کہا، اگر تیرے ساتھ مجھے مرنا بھی پڑے تو بھی انکار ہرگز نہ کروں گا۔ اسی طرح اور سب نے بھی کہا۔ پھر وہ ایک جگہ آئے جس کا نام گتسمنی تھا اور اس نے اپنے شاگردوں سے کہا یہاں بیٹھے رہو جب میں دُعا کروں اور پطرس اور یعقوب اور یوحنا کو اپنے ساتھ لے کر نہایت حیران اور بے قرار ہونے لگا، اور ان سے کہا میری جان نہایت غمگین ہے، یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے، تم یہاں ٹھہرو اور جاگتے رہو، اور تھوڑا آگے بڑھا اور زمین پر گر کر دُعا کرنے لگا اگر ہو سکے تو یہ گھڑی مجھ سے ٹل جائے، اور کہا اے ابّا! اے باپ! تجھ سے سب کچھ ہو سکتا ہے (موت) کے اس پیالہ کو میرے پاس سے ہٹا

16 مرقس ١٦:٦١

Mark: 14:41

17 انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا ، ١٠: ١٥٣

Encyclopedia Britannica: 10:153

18 مرقس(١٤): ١٠۔ ١١

Mark: 14: 10-11

19 مرقس(١٤): ١٧۔٢١

Mark: 14: 17-21

لے تو بھی جو میں چاہتا ہوں وہ نہیں بلکہ جو تو چاہتا ہے، وہی ہو۔ پھر وہ آیا اور انہیں سوتے پا کر پطرس سے کہا: اے شمعون تو سوتا ہے؟ کیا تو ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکا؟ جاگو اور دُعا کرو تا کہ آزمائش میں نہ پڑو۔ روح تو مستعد ہے مگر جسم کمزور ہے۔ پھر وہ چلا گیا اور وہی بات کہہ کر دُعا کی، اور پھر آخر انہیں سوتے پایا کیونکہ ان کی آنکھیں نیند سے بھری تھیں، اور نہ جانتے تھے کہ کیا جواب دیں۔ پھر تیسری بار آکر ان سے کہا اب سوتے رہو اور آرام کرو بس وقت آپہنچا۔ دیکھو ابن آدم گنہگاروں کے ہاتھ حوالہ کیا جاتا ہے۔ اُٹھو چلیں۔ دیکھو میرا پکڑوانے والا نزدیک آپہنچا ہے" 20

مرقس مزید لکھتا ہے:

" وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ فی الفور یہوداہ (اسکریوتی) جو ان بارہ میں سے تھا اور اس کے ساتھ بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لیے ہوئے سردار کاہنوں اور فقیہوں اور بزرگوں کی طرف آپہنچی۔ اور اس کے ساتھ پکڑوانے والے نے انہیں یہ نشان دیا تھا کہ جس کو میں بوسہ دوں وہی ہے۔ اسے پکڑ کر حفاظت سے لے جانا۔ وہ آ کر فی الفور اس کے پاس گیا اور کہا اے ربی! اور اس کے بوسے لیے۔ انہوں نے اس پر ہاتھ ڈال کر اسے پکڑ لیا۔ ان میں جو پاس کھڑے تھے ایک نے تلوار کھینچ کر سردار کاہن کے نوکر پر چلائیں اور اس کا کان اُڑا دیا۔ یسوع نے کہا تم تلواریں اور لاٹھیاں لے کر مجھے ڈاکو کی طرح پکڑنے نکلے ہو۔ میں ہر روز تمہارے پاس ہیکل میں تعلیم دیتا تھا اور تم نے مجھے نہیں پکڑا۔ لیکن یہ اس لیے ہوا کہ وہ نوشتے پورے ہوں۔ اس پر سب شاگرد اسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ مگر ایک جوان اپنے ننگے بدن پر مہین چادر اوڑھے ہوئے اس کے پیچھے ہو لیا۔ اسے لوگوں نے پکڑا، مگر وہ چادر چھوڑ کر بھاگ گیا۔" 21

اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یسوع ایک گمنام شخصیت تھی اور عام لوگ انہیں نہیں پہچانتے تھے اس لئے یہوداہ نے پکڑنے والوں کو سمجھایا کہ وہ یسوع کو بوسہ دے گا تاکہ وہ اسے پہچان سکیں۔ حالانکہ یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا یہ بیان بھی نقل کیا گیا ہے کہ:"تم تلواریں اور لاٹھیاں لے کر مجھے ڈاکو کی طرح پکڑنے نکلے ہو، میں ہر روز تمہارے پاس ہیکل میں تعلیم دیتا تھا اور تم نے مجھے نہیں پکڑا" جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ آپ علیہ السّلام کو جانتے تھے اس لیے وہ ان کے پاس جایا کرتے تھے۔ اس طرح اچھا خاصا تضاد پایا جاتا ہے۔

۲۔ انجیل متی کا بیان:

" اس وقت ان میں سے ایک نے جس کا نام یہوداہ اسکریوتی تھا، سردار کاہنوں کے پاس جا کر کہا کہ اگر میں اسے تمہارے حوالہ کر دوں تو مجھے کیا دوگے؟ انہوں نے اسے تیس روپے تول کر دیئے اور وہ اس وقت اسے پکڑوانے کا موقع ڈھونڈنے لگے" 22

" اور جب وہ کھا رہے تھے تو اس نے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم میں سے ایک مجھے پکڑوائے گا۔ وہ بہت دلگیر ہوا اور ہر ایک اس سے کہنے لگا اے خداوند کیا میں ہوں؟ اس نے جواب میں کہا جس نے میرے ساتھ طباق میں ہاتھ ڈالا ہے وہ مجھے پکڑوائے گا۔ ابن آدم تو جیسا اس کے حق

---

20 مرقس (۱۴): ۲۶۔۴۲

Mark: 14: 26-42

21 مرقس(۱۴): ۴۳۔۵۲

Mark; 14; 43-52

22 متی(۲۶): ۱۴۔ ۱۶

میں لکھا ہے وہی ہو جاتا ہے لیکن اس آدمی پر افسوس جس کے وسیلہ سے بن آدم پکڑایا جاتا ہے! اگر وہ آدمی پیدا نہ ہوتا تو اس کے لیے اچھا ہوتا۔ اس کے پکڑوانے والے یہوداہ نے جواب میں کہا اے ربی کیا میں ہوں؟ اس نے اس سے کہا تو نے خود کہہ دیا۔" 23

"اس وقت یسوع نے ان سے کہا تم سب اسی رات میری بابت ٹھوکر کھاؤ گے کیونکہ لکھا ہے کہ میں چرواہے کو ماروں اور گلہ کی بھیڑیں پراگندہ ہو جائیں گی۔ لیکن میں اپنے جی اُٹھنے کے بعد تم سے پہلے گلیل کو جاؤں گا۔ پطرس نے جواب میں اس سے کہا، گو سب تیری بابت ٹھوکر کھائیں گے لیکن میں ٹھوکر نہ کھاؤں گا۔ یسوع نے اس سے کہا، میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ اسی رات مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا انکار کرے گا۔" 24

"اُٹھو چلیں، دیکھو میرا پکڑوانے والا نزدیک آپہنچا ہے۔ وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ یہوداہ جو ان بارہ میں سے ایک تھا آیا اور اس کے ساتھ بڑی بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لیے سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں کی طرف سے آپہنچی اور اس کے پکڑوانے والے نے ان کو یہ نشان دیا تھا کہ جس کو میں بوسہ دوں وہی ہے اسے پکڑ لینا۔ اور فوراً اس نے یسوع کے پاس آکر کہا: ربی سلام! اور اس کے بوسے لیے۔ یسوع نے اس سے کہا میاں! جس کام کو آیا وہ کر لے۔ اس پر انہوں نے پاس آکر یسوع پر ہاتھ ڈالا اور اسے پکڑ لیا" 25

"جب اس کے پکڑوانے والے یہوداہ نے یہ دیکھا کہ وہ (یسوع) مجرم ٹھہرایا گیا تو پچھتایا اور وہ تیس روپے سردار کاہنوں اور بزرگوں کے پاس واپس لا کر کہا، میں نے گناہ کیا کہ بے قصور کو قتل کے لیے پکڑوایا۔ انہوں نے کہا، ہمیں کیا؟ تو جان۔ اور وہ روپیوں کو مقدس میں پھینک کر چلا گیا اور جا کر اپنے آپ کو پھانسی دی۔ سردار کاہنوں نے روپے لے کر کہا: ان کو ہیکل کا خزانہ میں ڈالنا روا نہیں۔ کیونکہ یہ خون کی قیمت ہے۔ پس انہوں نے مشورہ کر کے ان روپیوں سے کمہار کا کھیت پردیسیوں کو دفن کرنے کے لیے خریدا۔ اس سبب سے وہ کھیت آج تک خون کا کھیت کہلاتا ہے۔ اس وقت وہ پورا ہوا جو یرمیانبی کی معرفت کہا گیا تھا جس کی قیمت ٹھہرائی گئی تھی۔ انہوں نے اس کی قیمت کے وہ تیس روپے لیے (س کی قیمت بعض بنی اسرائیل نے ٹھہرائی تھی)۔ اور ان کو کمہار کے کھیت کے لیے دیا جیسا خداوند نے مجھے حکم دیا۔ "26

لوقا کا بیان:

ا۔ "اور شیطان یہوداہ میں سمایا جو اسکریوتی کہلاتا اور ان بارہ میں شمار کیا جاتا تھا۔ اس نے جا کر سردار کاہنوں اور سپاہیوں کے سرداروں سے مشورہ کیا کہ اس کو کس طرح سے ان کے حوالے کرے۔ وہ خوش ہوئے اور اسے روپے دینے کا اقرار کیا۔ اس نے مان لیا اور موقع ڈھونڈنے لگا کہ اسے بغیر ہنگامہ ان کے حوالے کر دے۔" 27

---

23 متی(۲۶): ۲۱-۲۵ Matthew: 26: 14-16

24 متی(۲۶): ۳۱-۳۴ Matthew: 21-25

25 متی(۲۶): ۴۶-۵۱ Matthew: 31-34

26 متی (۲۷):۲-۱۰ Matthew: 26: 46-51

27 لوقا(۲۲): ۳-۶ Matthew: 27: 2-10

۲۔ ” وہ کھانا کھا رہے تھے تو یسوع نے کہا: مگر دیکھو میرے پکڑوانے والے کا ہاتھ میرے ساتھ میز پر ہے۔“ 28

۳۔ ”اس (یسوع) نے کہا: اے پطرس میں تجھ سے کہتا ہوں کہ آج مرغ بانگ نہ دے گا جب تک تو تین بار انکار نہ کرے کہ مجھے نہیں جانتا۔“ 29

۴۔ ”اور وہ ان (سب شاگردوں) سے بمشکل الگ ہو کر کوئی پتھر کا ٹپہ آگے بڑھا اور گھٹنے ٹیک کر یُوں دُعا کرنے لگا کہ: اے باپ اگر تو چاہے تو یہ پیالہ مجھ سے ہٹالے تو بھی میری مرضی نہیں بلکہ تیری ہی مرضی پوری ہو۔ اور آسمان سے ایک فرشتہ اس کو دکھا دیا وہ اسے تقویت دیتا تھا۔ پھر وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو کر اور بھی دِل سوزی سے دُعا کرنے لگا اور اس کا پسینہ گو خون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا۔ جب دُعا سے اُٹھ کر شاگردوں کے پاس آیا تو انہیں سوتے پایا اور ان سے کہا تم سوتے کیوں ہو؟ اُٹھ کر دُعا کرو کہ آزمائش میں نہ پڑو۔“ 30

۵۔ یسوع کو پکڑوائے جانے کا حال لوقا یُوں بیان کرتا ہے:

” وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ دیکھو ایک بھیڑ آئی اور ان بارہ میں سے جس کا نام یہوداہ تھا ان کے آگے آگے تھا۔ وہ یسوع کے پاس آیا کہ اس کا بوسہ لے۔ پھر یسوع سے سردار کاہنوں اور ہیکل سرداروں اور بزرگوں سے جو اس پر چڑھ آئے تھے کہا، کیا تم مجھے ڈاکو جان کر تلواریں اور لاٹھیاں لے کر نکلے ہو؟ جب میں ہر روز تمہارے ساتھ تھا تو تم نے مجھ پر ہاتھ نہ ڈالا۔ لیکن یہ تمہاری گھڑی اور تاریکی کا اختیاری ہے۔ پھر وہ اسے پکڑ کر لے چلے اور سردار کاہن کے گھر لے گئے۔“ 31

انجیل یوحنا کا بیان:

انجیل میں دیگر اناجیل کی طرح یہوداہ کا سردار ان یہود کے ساتھ یسوع کو پکڑوانے کے لیے روپے دیئے جانے، یا وعدہ لیے جانے کا کوئی بیان نہیں۔ یوحنا کہتا ہے:” یسوع نے جواب دیا کہ جسے میں نوالہ میں ڈبو کر دوں گا وہی ہے۔ پھر اس نے نوالہ ڈبو دیا اور لے کر شمعون اسکریوتی کے بیٹے یہوداہ کو دیا۔ اور اس نوالہ کے بعد شیطان اس میں سما گیا۔ پس یسوع نے اس سے کہا جو کچھ تو کرتا ہے جلد کرلے۔ مگر جو کھانا کھانے بیٹھے تھے ان میں سے کسی کو معلوم نہ ہوا کہ اس نے یہ کس لیے کہا: پس وہ نوالہ لے کر فی الفور باہر چلا گیا اور رات کا وقت تھا۔“ 32

یوحنا کے مطابق رات کو یسوع شاگردوں کے ساتھ زیتون کے پہاڑ یا گتسمنی کی جگہ نہیں گئے تھے اور نہ ہی اور اس وقت کوئی دُعا کی تھی۔

” یسوع (شاگردوں سے) یہ باتیں کہہ کر اپنے شاگردوں کے ساتھ قدروں کے نالے کے پار گیا۔ وہاں ایک باغ تھا۔ اس میں وہ اور اس کے شاگرد داخل ہوئے۔ اس کا پکڑوانے والا یہوداہ بھی اس جگہ کو جانتا تھا کیونکہ یسوع اکثر اپنے شاگردوں کے ساتھ وہاں جایا کرتا تھا۔ پس یہوداہ سپاہیوں

Luke: 22: 3-6

28 لوقا(۲۲): ۲۱

Luke: 22:21

29 لوقا(۲۲): ۳۴

Luke: 22:34

30 لوقا(۲۲) ۴۱-۴۶

Luke: 22: 41-46

31 لوقا(۲۲): ۴۷-۵۴

Luke: 22: 47-54

32 یوحنا(۱۳): ۲۱-۳۰

کی پلٹن اور سردار کاہنوں اور فریسیوں سے پیادے لے کر مشعلوں، چراغوں اور ہتھیاروں کے ساتھ وہاں آیا۔ یسوع ان سب باتوں کو جو اس کے ساتھ ہونے والی تھی جان کر باہر نکلا، اور ان سے کہنے لگا کسے ڈھونڈتے ہو؟ انہوں نے اسے جواب دیا یسوع ناصری کو۔ یسوع نے ان سے کہا میں ہی ہوں اور اس کا پکڑوانے والا یہوداہ بھی ان کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس کے یہ کہتے ہی کہ میں ہی ہوں وہ پیچھے ہٹ کر زمین پر گر پڑے۔ پس اس نے ان سے پھر پوچھا ، تم کسے ڈھونڈتے ہو؟ انہوں نے کہا، یسوع ناصری کو۔ یسوع نے جواب دیا کہ تم سے کہہ تو چکا ہوں کہ میں ہی ہوں۔ پس اگر مجھے ڈھونڈتے ہو تو انہیں (شاگردوں کو) جانے دو۔ تب سپاہیوں اور ان کے صوبیداروں اور یہودیوں کے پیادوں نے یسوع کو پکڑ کر باندھ لیا۔" 33

یسوع سردار کی عدالت میں

یسوع علیہ السّلام جب پکڑ لیے گئے تو اس کے بعد انہیں مصلوب کرانے کے لیے سردار کاہن اور پھر حاکم یروشلم کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس سلسلے میں اناجیل کے بیانات حسب ذیل ہیں:

ا۔ متی کا بیان:

" یسوع کو پکڑنے والے اس کو کائفا نام سردار کاہن کے پاس لے گئے۔ سردار کاہن کے دیوان خانہ تک گیا اور اندر جا کر پیادوں کے ساتھ نتیجہ دیکھنے بیٹھ گیا، سردار کاہن اور سب صدر عدالت والے یسوع کو مار ڈالنے کے لیے اس کے خلاف جھوٹی گواہی ڈھونڈنے لگے، مگر نہ پائی، گو بہت سے جھوٹے گواہ آئے۔ لیکن آخر کار دو گواہوں نے آ کر کہا: اس نے کہا ہے میں خدا کے مقدس کو ڈھا سکتا ہوں، اور تین دن میں اسے بنا سکتا ہوں، سردار کاہن نے کھڑے ہو کر اس سے کہا تو جواب نہیں دیتا؟ یہ تیرے خلاف کیا گواہی دیتے ہیں؟ مگر یسوع خاموش رہا۔ سردار کاہن نے اس سے کہا، میں تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں، اگر تو خدا کا بیٹا مسیح ہے تو ہم سے کہہ دے۔ یسوع نے اس سے کہا، تو خود کہہ دیا بلکہ میں سے سچ کہتا ہوں، کہ اس کے بعد تم ابن آدم کو قادر مطلق کی داہنی طرف بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر اُترتے دیکھو گے۔ اس سردار کاہن نے یہ کہہ کر اپنے کپڑے پھاڑے کہ اس نے کفر بکا ہے۔ اب ہم کو گواہی کی کیا حاجت رہی؟ دیکھو تم نے ابھی کفر سنا ہے تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا، وہ قتل کے لائق ہے۔ اس پر انہوں نے اس کے منہ پر تھوکا اور اس کو مکے مارے اور بعض نے طمانچے مار کر کہا: اے مسیح! ہمیں نبوت سے بتا کہ تجھے کس نے مارا ہے؟" 34

متی کے باب ۲۷ میں ہے:

" جب صبح ہوئی تو سب سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں نے یسوع کے خلاف مشورہ کیا کہ اسے مار ڈالیں، پھر اسے باندھ کر لے گئے اور پیلاطس حاکم کے حوالے کیا۔ یسوع حاکم کے سامنے کھڑا تھا اور حاکم نے اس سے پوچھا، کہ کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟ یسوع نے اس سے کہا، تو خود کہتا ہے، اور جب سردار کاہن اور بزرگ اس پر الزام لگا رہے تھے، اس نے کچھ جواب نہ دیا۔ اس پر پیلاطس نے کہا، کیا تو نہیں سنتا؟ تیرے خلاف کتنی گواہیاں دیتے ہیں؟ اس نے ایک بات کا بھی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ حاکم نے بہت تعجب کیا۔ اور حاکم کا دستور تھا کہ عید پر لوگوں کی خاطر ایک قیدی جسے وہ چاہتے تھے چھوڑ دیتا تھا۔ اس وقت براابا نام کا مشہور قیدی تھا۔ بس جب وہ اکٹھے ہوئے تو پیلاطس نے ان سے کہا، تم کسے چاہتے ہو کہ میں

John: 13:21-30

[33] یوحنا(۱۸): ۱۔۲۱

John: 18:1-21

[34] متی (۲۷): ۵۷۔۶۸

تمہاری خاطر چھوڑ دوں؟ انہوں نے کہا: براباکو، پیلاطس نے ان سے کہا: پھر یسوع کا جو مسیح کہلاتا ہے، کیا کروں؟ سب نے کہا وہ مصلوب ہو۔ اس نے کہا: کیوں اس نے کیا برائی کی ہے؟ مگر وہ اور بھی چلا چلا کر کہنے لگے وہ مصلوب ہو۔ جب پیلاطس نے دیکھا کہ کچھ بن نہیں پڑتا بلکہ بلوہ ہوتا جاتا ہے، تو پانی لے کر لوگوں کے روبرو اپنے ہاتھ دھوئے، اور کہا میں اس راست باز کے خون سے بری ہوں تم جانو۔ سب لوگوں نے جواب میں کہا، اس کا خون ہماری اور ہماری اولاد کی گردن پر۔ اس پر اس نے براباکو چھوڑ دیا، اور یسوع کو کوڑے لگوا کر حوالہ کیا کہ وہ مصلوب ہو۔“ 35

یسوع علیہ السّلام کی مصلوبیت

” اس پر حاکم کے سپاہیوں نے یسوع کو قلعہ میں لے جا کر ساری پلٹن اس کے گرد جمع کی۔ اور اس کے کپڑے اتار کر اسے قرمزی چوغہ پہنایا، اور کانٹوں کا تاج بنا کر اس کے سر پر رکھا، اور ایک سرکنڈا اس کے داہنے ہاتھ میں دیا، اور اس کے آگے گھٹنے ٹیک کر اس کو ٹھٹھوں میں اُڑانے لگے۔ کہ اے یہودیوں کے بادشاہ آداب! اور اس پر تھوکا اور وہی سرکنڈا لے کر اس کے سر پر مارنے لگے۔ اور جب اس کا ٹھٹھہ کر چکے تو چوغہ کو اس پر سے اتار کر پھر اس کو کپڑے پہنائے اور مصلوب کرنے کو لے گئے۔ جب باہر آئے تو انہوں نے شمعون نام کے ایک کرینی آدمی کو پا کر اسے بیگار میں پکڑا کہ اس کی صلیب اُٹھائے۔ اور اس جگہ جو گلگتا یعنی کھوپڑی کی جگہ کہلاتی ہے پہنچ کر۔ پت ملی مے پینے کو دی مگر اس نے کچھ پینا نہ چاہا۔ اور انہوں نے اسے مصلوب کیا اور اس کے کپڑے قرعہ ڈال کر بانٹ لیے۔ اور وہاں بیٹھ کر اس کی نگرانی کرنے لگے، اور اس کا الزام اس کے سر سے اوپر لگا دیا کہ یہ ”یہودیوں کا بادشاہ ہے“ 36

لوقا کا بیان:

”پھر ان کی ساری جماعت اُٹھ کر اسے پیلاطس کے پاس لے گئی اور انہوں نے اس پر یہ الزام لگانا شروع کیا کہ اسے ہم نے اپنی قوم کو بہکانے، قیصر کا خراج دینے سے منع کرتے اور اپنے آپ کو مسیح بادشاہ کہتے پایا۔ پیلاطس نے اس سے پوچھا، کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟ اس نے جواب میں کہا: تو خود کہتا ہے۔ پیلاطس نے سردار کاہنوں اور عام لوگوں سے کہا، میں اس شخص میں کچھ قصور نہیں پاتا۔ مگر وہ اور بھی زور دے کر کہنے لگے کہ یہ تمام یہودیہ میں بلکہ گلیل سے لے کر یہاں تک لوگوں کو سکھا سکھا کر اُبھارتا ہے۔ یہ سن کر پیلاطس نے پوچھا، کیا یہ آدمی گلیلی ہے؟ اور یہ معلوم کر کے کہ ہیرودیس کی عملداری کا ہے۔ اس نے ہیرودیس کے پاس بھیجا کیونکہ وہ ان دنوں یروشلم میں تھا۔ ہیرودیس یسوع کو دیکھ کر بہت خوش ہوا، وہ مدت سے اسے دیکھنے کا مشتاق تھا۔ اس لیے کہ اس نے اس کا حال سنا تھا، اور اس کا کوئی معجزہ دیکھنے کا امیدوار تھا۔ اور وہ اس سے بہتیری باتیں پوچھتا رہا مگر اس نے اسے کچھ جواب نہ دیا۔ اور سردار کاہن اور فقیہہ کھڑے ہوئے اور زور و شور سے اس پر الزام لگاتے رہے۔ پھر ہیرودیس نے اپنے سپاہیوں

Matthew: 27;57-68

35 متی(٢٧): ١-٢،١١-١٠-٢٦

Matthew: 27: 1-11,10-26

36 متی (٢٣): ٢٧-٣٨

Matthew: 23: 27-38

سمیت اسے ذلیل کیا، اور ٹھٹھوں میں اُڑایا، اور چمکدار پوشاک پہنا کر اس کو پیلاطس کے پاس واپس بھیجا، اور اس دن ہیرودیس اور پیلاطس آپس میں دوست ہو گئے کیونکہ پہلے ان میں دشمنی تھی۔" 37

" پھر پیلاطس نے سردار کاہنوں اور سرداروں اور عام لوگوں کو جمع کر کے ان سے پوچھا، کہ تم اس شخص کو لوگوں کو بہکانے والا ٹھہرا کر میرے پاس لائے ہو۔ اور دیکھو میں نے تمہارے سامنے ہی اس کی تحقیقات کیں۔ مگر جن باتوں کا الزام تم اس پر لگاتے ہو ان کی نسبت نہ میں نے اس میں کچھ قصور پایا۔ نہ ہیرودیس نے، کیونکہ اس نے اسے ہمارے پاس واپس بھیجا ہے اور دیکھو اس سے کوئی ایسا فعل سرزد نہیں ہوا، جس سے وہ قتل کے لائق ٹھہرتا۔ پس میں اسے پٹوا کر چھوڑ دیتا ہوں۔ (اسے ہر عید میں ضرور تھا کہ کسی کو ان کی خاطر چھوڑ دے)۔ وہ سب مل کر چلا اُٹھے کہ اسے لے جا اور ہماری خاطر براباکو چھوڑ دے۔ (یہ کسی بغاوت کے باعث جو شہر میں ہوئی تھی اور خون کرنے کے سبب سے قید میں ڈالا گیا تھا۔ مگر پیلاطس نے یسوع کو چھوڑنے کے ارادہ سے پھر ان سے کہا۔ لیکن وہ چلا کر کہنے لگے کہ اس کو مصلوب کر مصلوب۔ اس نے تیسری بار ان سے کہا کیوں؟ اس نے کیا برائی کی ہے؟ میں نے اس میں قتل کی کوئی وجہ نہیں پائی۔ پس میں اسے پٹوا کر چھوڑ دیتا ہوں۔ مگر وہ چلا چلا کر سر ہوتے رہے کہ وہ مصلوب کیا جائے، اور ان کا چلانا کارگر ہوا۔ پس پیلاطس نے حکم دیا، کہ ان کی درخواست کے موافق ہو۔ اور جو شخص بغاوت اور خون کرنے کے سبب قید میں پڑا تھا، جسے انہوں نے مانگا تھا، اسے چھوڑ دیا، مگر یسوع کو ان کی مرضی کے موافق سپاہیوں کے حوالہ کیا۔" 38

یسوع کی مصلوبیت

"جب وہ اس جگہ پر پہنچے جسے کھوپڑی کہتے ہیں تو وہاں اسے مصلوب کیا، اور بدکاروں کو بھی، ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں طرف۔ یسوع نے کہا، اے باپ ان کو معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں، اور انہوں نے اس کے کپڑے کے حصے کئے اور ان پر قرعہ ڈالا۔ اور لوگ کھڑے دیکھ رہے تھے، اور سردار بھی ٹھٹھے مار مار کر کہتے تھے کہ اس نے اوروں کو بچایا۔ اگر یہ خدا کا مسیح ہے اور اس کا برگزیدہ ہے تو اپنے آپ کو بچائے۔ سپاہیوں نے بھی پاس آکر اور سرکہ پیش کر کے اس کا ٹھٹھا مارا، اور کہا کہ: اگر تو یہودیوں کا بادشاہ ہے تو اپنے آپ کو بچا۔ اور ایک نوشتہ بھی اس کے لگایا گیا تھا کہ یہودیوں کا بادشاہ ہے۔" 39

یوحنا کا بیان:

" پس پیلاطس قلعہ میں پھر داخل ہوا اور یسوع کو بلا کر اس سے کہا: کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟ یسوع نے جواب دیا کہ تو یہ بات آپ ہی کہتا ہے یا اوروں نے میرے حق میں تجھ سے کہی؟ پیلاطس نے جواب دیا، کیا میں یہودی ہوں؟ تیری ہی قوم اور سردار کاہنوں نے تجھ کو میرے حوالے کیا۔ تو نے کیا کیا ہے؟ یسوع نے جواب دیا کہ میری بادشاہی اس دنیا میں نہیں۔ اگر بادشاہی دنیا کی ہوتی تو میرے خادم لڑتے تاکہ میں یہودیوں کے حوالے نہ کیا جاتا۔ مگر اب میری بادشاہی یہاں کی نہیں۔ پیلاطس نے اس سے کہا، پس کیا تو بادشاہ ہے؟ یسوع نے جواب دیا، تو خود کہتا ہے کہ میں

37 لوقا(۲۳): ۱-۲۱

Luke: 23: 1-21

38 لوقا(۲۳): ۱۳- ۲۵

Luke: 23: 13-25

39 لوقا(۲۳): ۳۳-۳۸

Luke: 23: 33-38

بادشاہ ہوں۔ میں اس لیے پیدا ہوا اور اس واسطے دنیا میں آیا ہوں کہ حق پر گواہی دوں۔ جو کوئی حقانی ہے۔ میری آواز سنتا ہے۔ پیلاطس نے اس سے کہا، حق کیا ہے؟ یہ کہہ کہ وہ یہودیوں کے پاس پھر باہر گیا۔ اور ان سے کہا کہ میں اس کا کچھ جرم نہیں پاتا۔ مگر تمہارا دستور ہے کہ فسح پر تمہاری خاطر ایک آدمی چھوڑ دیا کرتا ہوں۔ پس کیا تم کو منظور ہے کہ میں تمہاری خاطر یہودیوں کے بادشاہ کو چھوڑ دوں؟ انہوں نے چلا کر پھر کہا اس کو نہیں۔ براہا کو، اور براہا ایک ڈاکو تھا۔" 40

" اس پر پیلاطس نے یسوع کو لے کر کوڑے لگوائے۔ اور سپاہیوں نے کانٹوں کا تاج بنا کر اس کے سر پر رکھا، اسے ارغوانی پوشاک پہنائی، اور اس کے پاس آکر کہنے لگے۔ اے یہودیوں کے بادشاہ آداب اور اس کے طمانچے بھی مارے۔ پیلاطس نے پھر باہر جاکر لوگوں سے کہا، دیکھو میں اسے تمہارے پاس باہر لے آتا ہوں تاکہ تم جانو کہ اس میں کچھ جرم نہیں پاتا۔ یسوع کانٹوں کا تاج رکھے اور ارغوانی پوشاک پہنے باہر آیا۔ اور پیلاطس نے ان سے کہا دیکھو یہ آدمی۔ جب سردار کاہن اور پیادوں نے اسے دیکھا تو چلا کر کہا مصلوب کر مصلوب کر! پیلاطس نے ان سے کہا کہ تم ہی اسے لے جاؤ اور مصلوب کرو۔ کیونکہ میں اس کا کچھ جرم نہیں پاتا۔ یہودیوں نے اسے جواب دیا کہ ہم اہل شریعت ہیں اور شریعت کے موافق وہ قتل کے لائق ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا بنایا۔ جب پیلاطس نے یہ بات سنی تو اور بھی ڈرا۔ اور پھر قلعہ میں جاکر یسوع سے کہا، تو کہاں کا ہے؟ یسوع نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ پس پیلاطس نے اس سے کہا۔ تو مجھ سے بولتا نہیں؟ کیا تو نہیں جانتا کہ مجھے تجھ کو چھوڑ دینے کا بھی اختیار ہے اور مصلوب کرنے کا بھی اختیار ہے۔ یسوع نے اسے جواب دیا، کہ اگر تجھے اوپر سے نہ دیا جاتا تو تیرا مجھ پر کچھ اختیار نہ ہوتا۔ اس سبب سے جس نے مجھے تیرے حوالے کیا اس کا گناہ زیادہ ہے۔ اس پر پیلاطس اسے چھوڑ دینے کی کوشش کرنے لگا، مگر یہودیوں نے چلا کر کہا۔ اگر تو اس کو چھوڑ دیتا ہے تو قیصر کا خیر خواہ نہیں۔ جو کوئی اپنے آپ کو بادشاہ بناتا ہے وہ قیصر کا مخالف ہے۔ پیلاطس یہ باتیں سن کر یسوع کو باہر لایا۔ اور اس جگہ جو چبوترہ عبرانی میں گبتا کہلاتی ہے۔ تخت عدالت پر بیٹھا۔ یہ فسح کی تیاری کا دن تھا، اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔ پھر اس نے یہودیوں سے کہا۔ دیکھو یہ ہے تمہارا بادشاہ۔ پس وہ چلائے کہ لے جا لے جا اُسے مصلوب کر! پیلاطس نے کہا کیا میں تمہارے بادشاہ کو مصلوب کروں؟ سردار کاہنوں نے جواب دیا، کہ قیصر کے سوا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں۔ اس پر اس نے اس کو ان کے حوالہ کر دیا کہ مصلوب کیا جائے۔" 41

یسوع کی مصلوبیت

" پس وہ یسوع کو لے گئے اور وہ اپنی صلیب آپ اُٹھائے ہوئے اس جگہ تک باہر گیا، جو کھوپڑی کی جگہ کہلاتی ہے۔ جس کا ترجمہ عبرانی گلگتا ہے۔ وہاں انہوں نے اس کو اور اس کے ساتھ اور دو شخصوں کو مصلوب کیا۔ ایک کو ادھر اور ایک کو اُدھر یسوع کو بیچ میں۔ اور پیلاطس نے ایک کتبہ لکھ کر صلیب پر لگا دیا کہ اس میں لکھا تھا۔ یسوع ناصری یہودیوں کا بادشاہ" 42

قرآن مجید اور رفع مسیح علیہ السّلام

---

40 یوحنا(۱۸): ۲۲۔۴۰
John: 18:22-40

41 یوحنا(۱۹): ۱۔۱۶
John: 19:1-14

42 یوحنا(۱۹): ۱۲۔۱۹

قرآن مجید نے بڑی وضاحت اور صراحت کے ساتھ اس ضمن میں مسیحی حضرات کے عقیدہ اور یہودی حضرات کے دعویٰ کی تردید کی ہے اور بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو اللہ جل شانہ نے اپنی سنت کے مطابق مخالفین کی سازش سے بچایا ہے۔ جب وہ انہیں مصلوب کرنا چاہتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی سازش کو ناکام بنا دیا۔ " وَمَکَرُوا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِینَ (54) " 43 قرآن کہتا ہے:

۱۔ " وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا (157) بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا (158) "44

اور یہ کہنے کے سبب کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح کو جو اللہ کے پیغمبر (کہلاتے) تھے قتل کر دیا ہے (اللہ نے ان کو ملعون کر دیا) اور انہوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا اور نہ انہیں سولی پر چڑھایا بلکہ ان کو ان کی سی صورت معلوم ہوئی اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ ان کے حال سے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور پیروی ظن کے سوا ان کو اس کا مطلق علم نہیں۔ اور انہوں نے عیسیٰ کو یقیناً قتل نہیں کیا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اُٹھالیا۔ اور اللہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔

۲۔ "إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (55) " 45

اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عیسیٰ! میں تمہاری دنیا میں رہنے کی مدت پوری کر کے تم کو اپنی طرف اُٹھالوں گا اور تمہیں کافروں (کی صحبت) سے پاک کر دوں گا۔ اور جو لوگ تمہاری پیروی کریں گے ان کو کافروں پر قیامت کا فائق (وغالب) رکھوں گا پھر تم سب میرے پاس لوٹ کر آؤ گے تو جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے اس دن تم میں ان کا فیصلہ کروں گا۔

ان دونوں آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ ؑ کو اپنی قدرت کے ذریعہ اپنی طرف اُٹھایا ہے۔ انجیل برناباس جو اپنی ترتیب وترکیب کے اعتبار سے سب سے زیادہ مستند کتاب ہے (مسیحی حضرات اسے نہیں مانتے) قرآن مجید کے بیان کی تائید کرتی ہے۔

مسیحیوں نے اپنے اس عقیدہ اور دعویٰ کے ثبوت میں جو گواہ پیش کیے ہیں ہم نے مختصراً ان پر بحث کی ہے۔ ان میں سے کسی کا بیان دوسرے کے مطابق نہیں۔ بلکہ سب کے بیانوں میں کھلے تضادات پائے جاتے ہیں۔ یہ بات بھی محلِ نظر ہے کہ مذہبی طور پر یہودیوں کے لئے جائز نہ تھا کہ عید فطر جیسے اہم ترین مذہبی تہوار کے موقع پر سازش کر کے سرداران یہود کو پکڑتے، چہ جائیکہ عید کے دن وہ یسوع کو مصلوب کرانے کے لیے رومی حاکم کا وسیلہ پکڑتے۔ جب کہ آپ علیہ السّلام پر فوجداری یا سیاسی قسم کا کوئی الزام نہ تھا، اور مذہبی و شرعی الزامات کے فیصلے یہودی خود کر سکتے تھے۔

John:19:12-19

Surah Al e Imran: 54

Surah al Nisa: 157-158

Surah Al e Imran: 3:55

43 سورۃ آل عمران : ۵۴

44 سورۃ النساء : ۱۵۷، ۱۵۸

45 سورۃ آل عمران (۳): ۵۵

مسیحی مدعیان کی سب شہادتیں محض خواب اور کہانیاں معلوم ہوتی ہیں۔ ان کے بیانات کے واضح تضادات اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ ان کی روشنی میں یسوع کو سازش کر کے پکڑنے اور انہیں قتل کئے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید کا بیان حق اور ہر لحاظ سے درست ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اللہ جل شانہٗ کے نبی اور رسول ہیں اور اس اعتبار سے ان کی ہستی قابل احترام ہے۔ اناجیل میں ان کی مصلوبیت کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ بیان کرنے والوں کو آپ علیہ السّلام سے قلبی تعلق اور عقیدت نہیں ورنہ اس قسم کے الفاظ اور انداز ایک عقیدت مند شخص اپنے پیشوا اور مقتداء کے متعلق نہیں اپنا سکتا۔ اس موقع پر ان حضرات کی بات صحیح معلوم ہوتی ہے کہ موجودہ عیسائیت دراصل پولوس کی ایجاد کردہ ہے۔ اور اکثر نظریات اس نے خود گھڑ کر پیش کئے ہیں اور یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ پولوس نے صِرف اپنی شخصیت بڑھانے کیلئے عیسائیت کا لبادہ اوڑھا تھا۔ ورنہ اسے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے ساتھ کوئی ارادت نہیں تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی حیات میں وہ یہودیت کے پیروکار تھا بعد میں جا کر اس نے آپ علیہ السّلام کے ساتھ اپنے تعلق کا اظہار کیا اس کے لیے عجیب وغریب کہانی پیش کی۔ بہر حال تمام شواہد اور قرائن نیز حقائق کو مد نظر رکھ کر یہ کہنا پڑتا ہے، کہ یہود اور عیسائی دونوں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے متعلق افراط و تفریط کا شکار ہیں۔ قرآن پاک نے آپ علیہ السّلام کے بارے میں جو کچھ کہا ہے وہ بالکل حقیقت ہے اور حقائق پر مبنی ہے۔